نجات صرف اطاعت رسول ﷺ میں ہے

تحریر: میاں محمد الیاس، کھوہار تحصیل سرائے عالمگیر

﴿قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله ویغفرلکم ذنوبکم والله غفور رحیم ० قل أطیعوا الله والرسول فإن تولوا فإن الله لایحب الکفرین ﴾ (آل عمران: ۳۱-۳۲) ترجمہ: ''کہہ دیجیئے! اے پیغمبر ﷺ اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف فرمادے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ کہہ دیجیئے اے پیغمبر ﷺ! کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کی اطاعت کرو اگر یہ منہ پھیر لیں تو بے شک اللہ تعالیٰ کافروں سے محبت نہیں کرتا۔''

ان دو آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ انسان کو راہ نجات کی نشاندہی فرمارہے ہیں کہ اگر تم نجات حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کا طریقہ یہی ہے کہ میرے بھیجے ہوئے رسول جناب حضرت محمد ﷺ کے عمل کے موافق عمل کرو۔

اتباع کے معنی کسی کے عمل کے موافق عمل کرنے کو کہتے ہیں۔ یعنی پہلی آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اگر تم واقعی میرے محبوب بننا چاہتے ہو۔ مجھ سے محبت کے دعویدار ہو تو اللہ تعالیٰ نے محبت کیلئے ایک کسوٹی اور معیار مہیا کر دیا ہے کہ میرے پیغمبر جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے عمل کے موافق عمل کرو۔ تو پھر یقیناً تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہو۔ اور جب مقصد میں کامیاب ہو جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ گے تو تمہارے گناہوں پر بھی معافی کا قلم پھیر دیا جائے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ بخشنے والے اور مہربان ہیں۔ تو یہ ہمارے لیے کتنی بڑی سعادت مندی ہے کہ ہم اپنی زندگیوں کو حضور ﷺ کے تابع کرلیں تو اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے بن جائیں۔

دوسری آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔ اطاعت کے معنی کسی کے حکم کے سامنے سرتسلیم خم کر دینا۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ جو حکم دیں اس کو فوراً مان لیا جائے۔ بلکہ حضور ﷺ کی اطاعت کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ نے ایک اور مقام پر سورۃ النساء میں یوں فرمادیا: ﴿من یطع الرسول فقد أطاع الله ﴾ ترجمہ: ''جس نے رسول ﷺ کی اطاعت

کی اس نے یقیناً اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔''

اسی طرح ایک اور مقام پر سورۃ آل عمران میں فرمایا ﴿واطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول لعلکم ترحمون﴾ ترجمہ ''اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت کرو رسول ﷺ کی تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔'' اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اور مقام پہ سورۃ الحشر میں یہ حکم فرمایا ﴿وما اتاکم الرسول فخذوہ ومانھا کم عنہ فانتھوا﴾ ترجمہ ''ہمارے رسول ﷺ تمہیں جو حکم دیں اس کو مان لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو''

تو ابتدائی دو آیات مبارکہ میں سے دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ اپنی اطاعت کے ساتھ ساتھ اطاعت رسول ﷺ کی پھر تاکید فرما رہے ہیں اور واضح کر رہے ہیں کہ اب بات اگر ہے تو صرف اطاعت رسول ﷺ میں ہی ہے۔ اور اس سے انحراف کفر ہے۔ ایسے کافروں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے۔ چاہے وہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور قرب کے کتنے ہی دعویدار ہوں۔ تھوڑی اور وضاحت کیلئے حضور ﷺ کا ارشاد گرامی پیش کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (کل أمتی یدخلون الجنۃ إلا من أبی، قیل یا رسول اللہ ﷺ ومن أبیٰ؟ قال: من أطاعنی دخل الجنۃ ومن عصانی فقد أبیٰ) ترجمہ ''میری امت کا ہر شخص جنت میں داخل ہوگا۔ مگر جس نے میرا انکار کیا (وہ داخل نہیں ہوگا) (آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا) وہ کون شخص ہے جس نے آپ ﷺ کا انکار کیا۔ فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے میرا انکار کر دیا۔ (وہ دوزخ میں جائے گا)۔''

ان قرآنی آیات اور حدیث مبارکہ کی روشنی میں یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ ہماری کامیابی صرف اور صرف حضور ﷺ کی تابعداری اور اطاعت و فرمانبرداری میں ہی ممکن ہے۔ لیکن آج ہمارا یہ حال ہے کہ ہم ہر معاملہ میں اپنی من مانی کرتے جا رہے ہیں۔ جو بات جی کو اچھی لگی مان لی اور جو جی کو اچھی نہ لگی نہ مانی۔ خواہ اس میں اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کا فرمان کچھ بھی ہو۔ اگر بتایا جائے کہ بھائی اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کا فرمان اس معاملہ میں یہ ہے اور آپ اس کے خلاف عمل کر رہے ہیں تو جواب ملتا ہے۔ جی ہمیں معلوم ہے۔ لیکن کیا کریں ہمارا برادری کا مسئلہ ہے۔ معاشرے میں رہنے کیلئے سب کچھ کرنا پڑتا ہے۔ اگر نہیں کریں گے تو ہماری ناک نہیں رہتی، ہماری مجبوری ہے۔ اس لئے ایسے لوگوں کے بارے جن پر حق بات کی وضاحت ہو جائے پھر بھی اپنی من مانی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں: ﴿ومن

يشاقق الرسول من بعد ماتبين له الهدى ويتبع غير سبيل المؤمنين نوله ماتولى ونصله جهنم وساء ت مصيراً﴾ (النساء:۱۱۵) ترجمہ: ''جو شخص باوجود راہ ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد بھی رسول ﷺ کے خلاف کرے اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے۔ ہم اسے ادھر ہی متوجہ کر دیتے جدھر وہ خود متوجہ ہو اور پھر اسے دوزخ میں ڈال دیں گے۔ وہ ٹھہرنے کی بہت بری جگہ ہے۔'' اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ فرمان رسول اللہ ﷺ کچھ ہو اور ان کا مطمح نظر کچھ ہو۔ حالانکہ ان پر حق واضح ہو چکا ہے۔ دلیل بھی دیکھ لی ہو، پھر رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کے خلاف عمل کریں تو ہم ان کو اس غلط راستے پر ہی چلا دیتے ہیں اور وہ غلط راستہ بھی ان کو اچھا معلوم ہونے لگتا ہے یہاں تک کہ جہنم میں پہنچ جاتے ہیں۔

ہمارے معاشرے میں کچھ ایسے لوگ بھی موجود ہیں جب انہیں رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کے بارے کہا جائے تو وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم پیر سید فلاں صاحب کے مرید ہیں یا ہم فلاں امام صاحب کے مقلد ہیں ہم تو صرف ان ہی کی اطاعت وفرمانبرداری کریں گے جو بات وہ کہیں گے ہم وہی بات مانیں گے یا ان کے طریقہ پر عمل کریں گے تو ایسے لوگوں کے بارے اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں: ﴿ویوم یعض الظالم علی یدیه یقول یلیتنی اتخذت مع الرسول سبیلاًo یویلتیٰ لیتنی لم أتخذ فلا ناً خلیلاً o لقد أضلنی عن الذکر بعد إذ جاء نی وکان الشیطن للإ نسان خذولاً﴾ (الفرقان:۲۷،۲۸،۲۹) ترجمہ: ''اور اس دن (یعنی حشر کے میدان میں) ظالم شخص اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کہے گا ہائے کاش! کہ میں نے رسول ﷺ کی راہ اختیار کی ہوتی۔ ہائے افسوس! کاش ... کہ میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ اس نے تو مجھے اس کے بعد گمراہ کر دیا کہ نصیحت میرے پاس آ پہنچی تھی اور شیطان تو انسان کو (وقت پر) دغا دینے والا ہے۔'' ظالم اس شخص کو کہا جاتا ہے کہ جو کسی حقدار کا حق بجائے حقدار کے کسی دوسرے کو دے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے بھی ظالم کا لفظ اسی لئے استعمال کیا ہے کہ اطاعت وفرمانبرداری کا حق اللہ تعالیٰ نے صرف اور صرف حضور ﷺ کی ذات گرامی کو دیا ہے۔ جیسا کہ ابتداء میں قرآنی آیات مبارکہ اور حدیث مبارکہ میں بیان ہوا ہے۔ اس لئے اطاعت وفرمانبرداری صرف اور صرف حضور ﷺ کا حق ہے۔ جب یہ حق حضور ﷺ کی بجائے کسی پیر، امام، بزرگ یا پیشوا کو دیا جائے گا تو یہ سراسر ناانصافی ہوگی۔ اس لئے ایسی ناانصافی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے ظالم کہا ہے۔ اس

بات کی وضاحت کیلئے قرآن پاک کا ایک اور مقام پیش کیا جاتا ہے تاکہ بات کی مزید وضاحت ہوجائے کیونکہ یہاں یہ اعتراض بھی لگایا جاسکتا ہے کہ مندرجہ بالا آیت مبارکہ میں ہے کہ (ہائے افسوس کاش کہ میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا اس نے تو مجھے گمراہ کردیا) تو یہاں کسی پیر، بزرگ یا پیشوا کا تو ذکر نہیں ہے۔ اس لئے اس غلط فہمی کو دور کرنے کیلئے قرآن پاک کا ایک اور مقام ذیشان پیش خدمت ہے: ﴿یوم تقلب وجوههم فی النار یقولون یلیتنا أطعنا الله وأطعنا الرسولا. وقالو ربنا إنا أطعنا سادتنا وکبراءنا فاضلونا السبیلا. ربنا اتهم ضعفین من العذاب والعنهم لعنا کبیراً﴾ (الاحزاب: ٦٦، ٦٧، ٦٨) ترجمہ: ''اس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے (حسرت اور افسوس سے) کہیں گے کہ کاش ہم اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرتے اور کہیں گے۔ اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں (سادات) اور اپنے بڑوں (بزرگوں) کی اطاعت کی جنہوں نے ہمیں راہ راست سے بھٹکا دیا۔ پروردگار تو انہیں دگنا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت بھیج۔'' تو اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے وضاحت کردی کہ وہ لوگ خود تسلیم کریں گے کہ ہم نے اپنے سادات (یعنی پیر، مرشد، پیشوا) اور بڑوں (یعنی بزرگوں، اماموں) کی اطاعت کی جبکہ ہمیں اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرنی چاہئے تھی۔

تو اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ ان لوگوں نے جو حق اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا تھا وہ حق اپنے سادات (سادات سید کی جمع ہے) جیسے اوپر ذکر کیا ہے کہ جب کسی کو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا کہا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم (پیر، سید، فلاں صاحب) کے مرید ہیں جو وہ کہیں گے ہم وہی کریں گے۔ انہی کی اطاعت کریں گے اور بڑوں (یعنی بزرگوں اور اماموں) کو دیا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو ظالم کہا۔ حاصل کلام یہی ہے کہ مسلمان بھائیو اور بہنو! ہماری نجات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری میں ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نجات نہیں ہے اور اہل حدیث کی دعوت بھی یہی ہے کہ لوگو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو۔ اسی لئے تو ہم کہتے ہیں: اہل حدیث کے دو اصول ۔ اطیعوا الله واطیعوا الرسول ﷺ

اہل حدیث یہی دعوت پیش کرتے ہیں کہ لوگو! کائنات میں اللہ تعالیٰ نے بے شمار ہستیاں پیدا کی ہیں۔ لیکن ہمارے لئے رہبر ورہنما صرف اور صرف جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو بنا کر بھیجا اور کہا کہ تمہارے

لئے رسول اللہ ﷺ کی ذات ہی بہترین نمونہ ہے۔اس نمونے کے مطابق اپنی زندگی گزارو گے تو کامیاب ہوگے ورنہ ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔تو چاہئے کہ ہم اپنے آپ کو حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق کر لیں۔ جیسا کہ شاعر نے کہا ہے:

مصور کھینچ وہ نقشہ جس میں یہ صفائی ہو — ادھر فرمان محمد ﷺ ہو ادھر گردن جھکائی ہو

ورنہ پھر بقول شاعر

محمد ﷺ کی جس دل میں الفت نہ ہوگی — سمجھ لو قسمت میں جنت نہ ہوگی
کرے جو اطاعت محمد ﷺ کی دل سے — اسے پیر و مرشد کی حاجت نہ ہوگی
بھٹکتا رہا ہے ، بھٹکتا رہے گا — محمد ﷺ سے جس کو عقیدت نہ ہوگی

ایک اور اللہ والے نے اطاعت رسول ﷺ کا نقشہ اس انداز میں کھینچا ہے

جو کوئی رکھتا ہے دل میں الفت خیرالوری ﷺ — صادق و کامل ہے امت خیرالوری ﷺ
ہے جہاں قرآن میں کلمہ اطیعو اللہ کا — ساتھ ہی اس کے لگا ہے اطاعت خیرالوری ﷺ
اصل دین مصطفی ﷺ ہے سنت خیرالوری ﷺ — مغز شرع مصطفی ﷺ ہے سنت خیرالوری ﷺ
بدعتی کی کس طرح مقبول ہو صوم و صلوٰۃ — ہر عبادت کا سرا ہے سنت خیرالوری ﷺ
ہم کو بس کافی ہیں دو مہریں ہدایت کیلئے — ایک قرآن اور دوسری سنت خیرالوری ﷺ
جس طرح توحید ہے حب الٰہی کا نشان — آخر حب نبوی ﷺ کا پتہ ہے سنت خیرالوری ﷺ

میں دعا ہے ہمیں حضور ﷺ کا صحیح معنوں میں اطاعت گزار اور فرمانبردار بنائے اور ہمارے دلوں میں حضور ﷺ سے سچی محبت اس طرح بھر دے جس طرح صحابہ کرامؓ کے دلوں میں تھی۔(آمین)

ڈھوک جمعہ میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

مورخہ 19 دسمبر بروز جمعرات بعد از نماز عشاء جامع مسجد ابوبکرؓ اہل حدیث ڈھوک جمعہ میں سیرۃ النبی ﷺ کے مقدس موضوع پر زیر صدارت رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید صاحب منعقد ہوا۔جس میں مولانا محمد یوسف راشد صاحب خطیب فیصل آباد نے مفصل خطاب فرمایا جلسہ میں بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی اور بڑی دلچسپی سے ان کا خطاب سنا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین